نحمدہ تعالےٰ

یہ مختصر رسالہ جس میں اس امر کا روشن بیان ہے کہ اشرفعلی تھانوی نے جو براہِ مکاری وعیاری ایک نئی حفظ الایمان لکھی اور اپنی کفری عبارت بدل ڈالی اُس سے اُن کا کفر ہرگز نہ اُٹھا بلکہ تھانوی نے تغییر العنوان لکھ کر اور نئے کفر بکے اور حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شان میں نئی نئی گالیاں بکیں۔ لہٰذا تھانوی اور ان کے اذناب پر بعینہٖ وہی احکام ہیں جو کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف نے فرمائے

مسمّٰی باسم تاریخی

قہر واجد دیان بر شر بسط البنان

۱۳۵۶ھ

مرتبہ

شیر بیشۂ سُنّت ناصر الاسلام کاسر رؤس اللئام حضرت مولٰنا مولوی حافظ قاری مفتی مناظر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علی خاں قادری رضوی لکھنوی دام مجدہم العالی

بفرمائش محبِّ سُنّت عدوّ دیوبندیت بوہرہ سیٹھ عبد المصطفٰے ابو سلمان سلیمان حاجب قادری برکاتی لوزی سلمہٗ ربہٗ ساکن پادرہ ضلع بڑودہ ملک گجرات

جس کو (ادنٰی)

رشید حسن خان قادری ناظم کتب خانۂ اہلسنت نے

مطبع اہلسنت و جماعت بریلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از مرغی محلہ پہلا مالہ مکان ۲۴۶ متصل کرافورڈ مارکیٹ نزد چراغ انور اسلامی ہوٹل پوسٹ نمبر ۳ شہر بمبئی۔ مسئولہ جناب مولٰنا حافظ سید محمد نور الحق صاحب قادری برکاتی زید مجدہم ۱۲ شوال مکرم ۱۳۴۶ھ

کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ مولوی اشرفعلی صاحب تھانوی نے ۱۳۴۲ھ میں ایک نئی حفظ الایمان چھپوائی ہے جس میں وہ عبارت جس پر علماے حرمین محترمین نے کفر و ارتداد کا فتوی دیا تھا بدل ڈالی ہے نئی اور پرانی دونوں حفظ الایمان علماے کرام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں کیا اس ترمیم سے تھانوی کا کفر اُٹھ گیا کیا یہ ترمیم کفر سے رجوع ہو سکتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب

حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو غیب بتایا اور یؤمنون بالغیب فرما کر مسلمانوں کو اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمائے ہوئے غیب پر ایمان لانے والا بتا کر سراہا۔ مومن وہی ہے جو مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرمائے ہوئے غیب پر ایمان لایا اور کافر وہی جس نے اس میں ذرا شک و انکار کیا۔ فالحمد للہ خالق البرایا والصلاۃ والسلام علی رسولہ قاسم العطایا شافع الخطایا دافع البلایا المطلع علی الغیوب

والخبایا وعلیٰ الہ وصحبہ وابنہ وحزبہ واولیاء امتہ وعلماء ملتہ وعلینا وعلیٰ سائر اھل سنتہ آمین۔

عزیزانِ ملت برادرانِ اہلسنت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ عزوجل پھر اُن کا حبیب اجمل علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام الاکمل تمام دجالین کذابین کے مکر و فریب سے ہمیں اور تمھیں محفوظ رکھے اور اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت پر قائم رکھے آمین! وہابیہ بھی عجیب خبیث فرقہ ہے اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سخت توہینیں کیں بہت ہی گندی گالیاں بکیں کہیں خدائے قدوس جل جلالہٗ کی ردائے عظمت کو کذب کا ناپاک دھبا لگایا صاف اُس کے جھوٹے ہونے کا ملعون گیت گایا (دیکھو مرتضیٰ حسن دربھنگی کی اسکات المعتدی مطبوعہ عمدۃ المطابع لکھنو صفحہ ۱۳۱) کہیں اُس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم اقدس سے اپنے گرو گھنٹال ابلیس ملعون کا علم بڑھایا شیطان کو خدا کی وسعت علم میں اس کا شریک بتایا (دیکھو رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبہٹی کی براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) کہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اردو زبان میں دیوبندی مُلّوں کا شاگرد بتایا (دیکھو براہین گنگوہی و انبہٹی صفحہ ۲۶) کہیں تمام انبیاء و اولیاء صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہم و علیہم وبارک وسلم کو خدا کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ٹھہرایا (دیکھو اسمٰعیل دہلوی امام الوہابیہ کی تقویۃ الایمان صفحہ ۱۴) کہیں نماز میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خیال لیجانے کو بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر بتایا (دیکھو امام الوہابیہ کی صراط مستقیم صفحہ ۸۶) ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

تھانوی جی نے محرم ۱۳۱۹ھ میں حفظ الایمان لکھی جس میں حضور صلی اللہ تعالےٰ

علیہ وآلہ وسلم کو وہ ناپاک گالی دی کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب

تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات کو بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اسکے
بعد ۱۳۲۳ھ میں اُن پر الٰہی تیغ آبدار محمدی شمشیر خونخوار حسام الحرمین علی منحر
الکفر والمین نازل ہوئی جس نے تسمہ لگا نہ رکھا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ
علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کو خاک وخون میں ملا دیا بیچارے تھانوی جی مدتوں
بلکتے سسکتے رہے اُن کے اذناب آٹھ برس تک اوندھے پڑے رہے آخر نویں برس
سب نے مل ملا کر جُڑ جُڑا کر تھانوی جی کو دوسری کروٹ لِٹایا اور ایک پورے
دو ورق کی کتاب بسط البنان لکھوائی جس میں اپنا کفر اُٹھانے کے بدلے کھلم کھلا
اپنا کفر قبول دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو بچوں پاگلوں
جانوروں کے علم غیب سے تشبیہ دینے کو اہلِ علم کی سُنّت مستمرہ لکھ مارا جس پر
محمدی فوج کا رسالہ وقعات السنان حملہ آور ہوا اور اُسکی دُکھیاری خدا کی ماری
بسط البنان کو روندڈالا غضبِ الٰہی کے بھالے کو اُسکے حلق تک پہنچا دیا
وقعات السنان کے قاہر واروں سے بیچاری بسط البنان بھی پورے بارہ برس
تک اوندھی پڑی سسکیاں لیتی رہی اذناب واتراب کو اُسکی حالتِ زار پہ
بھی رحم نہ آیا اور کامل بارہ برس کے بعد پچھاریاں لگا لگا کر تھانوی جی کو اُبھارا
جس کے علم کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے بڑھا دیا تھا وہ اُنکی پُشت
پُشت گردوں کی مدد کے لیے آگیا اور ایک نہایت ناپاک عیاری سکھائی
جس کے متعلق سائل سلمہ نے سوال کیا ہے کہ تھانوی جی نے سفیہوں کو
دھوکے دینے کے لیے ۱۳۴۲ھ میں اپنی کتاب حفظ الایمان کی عبارت ہی
بدل ڈالی جس سے یوں اندھیری ڈالنے کا موقع ہاتھ آئے کہ دیکھو ہم نے
عبارت ہی بدل دی اُس سے رجوع کر لیا اب کیوں ہمیں کافر کہا جاتا ہے مگر

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا اے ظالم ∴ تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

محض عبارت بدلنے پر تھانوی جی کی حکیم الامتی تسلی نہ بیٹھ سکی کہ اس سے تو اپنی عزت و آبرو کو بٹا لگے گا حکیم الامتی کی آبرو گھٹے گی اس لیے اپنے اُسی کفر ملعون پر قائم رہنے کے لیے ساتھ ہی کُل ڈیڑھ ورق کی ایک ضخیم و مبسوط کتاب بھی ساتھ میں لگوائی جس میں سوا ورق تو واقعہ تمہید یہ اور سوال میں ہے اور صرف بارہ سطریں تھانوی جی کے جواب کی ہیں اور نام اتنا چھوٹا سا کہ تغییر العنوان فی بعض عبارات حفظ الایمان۔ ضرورت ہے کہ اس جدیدہ کی نقاب کشائی کر دی جائے کہ مسلمان اپنی مسلمانی اُس کے حلقۂ تزویر میں پھنسنے سے بچائیں فاقول و باللہ التوفیق **اولاً** تھانوی جی تغییر العنوان کے آغاز میں ایک خط اپنے محبین مخلصین کا نقل کرتے ہیں جس کے بعض جملے یہ ہیں ایسے الفاظ جس میں مماثلت علمیت غیبیہ محمدیہ کو علوم مجانین و بہائم سے تشبیہ دی گئی ہے جو بادی النظر میں سخت سوء ادبی کا مشعر ہے کیوں ایسی عبارت سے رجوع نہ کر لیا جاوے۔ ہاں تھانوی جی سے

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے ∴ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

دیکھیے آپ کے اذناب نے کیسا صاف قبول دیا اور آپ ہی نے اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے لیے اُسے شائع کیا کہ حفظ الایمان میں یقیناً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے علوم غیبیہ کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علوم سے تشبیہ دی ہے اور قطعاً حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کی ہے مگر اذناب نے آپ کی رعایت سے اُسے یوں ادا کیا بادی النظر میں سخت سوء ادبی کا مشعر ہے آخر تھے تو آپ کے اذناب کھلم کھلا آپ کو کیسے کافر کہہ جاتے ایمان تو دل میں تھا ہی نہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی تعظیم و تکریم

مدِ نظر نہ تھی بلکہ مقصود صرف سُنیوں کے جانگزا حملوں کی اُنی باز بچانا حسب کا اقرار بھی آگے کر لیا۔ مگر اتنی بات کا اقرار تو ہوا کہ تشبیہ ضرور معلوم ہوتی ہے ثانیاً آپ کے اذناب آگے بلک کر آپکی خدمت میں یوں روزنا روتے ہیں جب ہیں مخلصین حامیین جناب والا کو حق سمجھا تب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ الحمد للہ ہ

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

وہ دیکھیے تھانوی جی کیسا کھُلا اقرار ہے کہ سُنیوں کے اعتراضات کا کوئی جواب اذناب کے پاس نہیں اور اہلسنت کے مقابلہ میں ہر جگہ بغلیں جھانکنا پڑتی ہیں عار فرار اختیار کرتے ہیں طرح طرح کی تاویلوں قسم قسم کی مکاریوں سے حفظ الایمان کے کفر اٹھانا اس کے گہرے گھاؤ میں بتی رکھوانا چاہتے ہیں مگر سخت دشواری ہوتی ہے اور کوئی بات بنائے نہیں بنتی مجبوراً پیٹھ دکھانا پڑتی ہے کہیے تھانوی جی اس عبارت کا یہی مطلب ہے یا کچھ اور، مگر ڈھٹائی یہ کہ حق بجانب جواب دہی میں سخت دشواری ہوتی ہے۔ تھانوی جی ذرا اذناب سے پوچھیے کہ جب تمھارے دھرم میں حفظ الایمان کی عبارت حق ہے تو اُسکی حمایت میں کیوں دشواری ہوتی ہے حق و باطل کے مقابلہ میں ہمیشہ حق کو فتح ہوتی ہے اُس کے لیے یہ رُونا کیوں کہ عبارت سے رجوع کر لیا جاوے کیا اذناب آپکو حق سے باطل کی طرف بلا رہے ہیں کیا حق سے بھی رجوع کی جاتی ہے مگر نہیں یقیناً جانتے ہیں کہ حفظ الایمان میں ضرور کفر اور توہین شانِ رسالت ہے قطعاً جانتے ہیں کہ حفظ الایمان کا کفر اٹھانا ممکن نہیں مگر عَجَب گھر سے آیا ہی معتبر نائی پیر مُغانِ میکدۂ دیوبندیت تھانوی جی کی عبارت کو کفر کس طرح

نہیں ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ ثالثاً اذناب کہتے ہیں وہ عبارت
آسمانی اور الہامی عبارت نہیں جس کی مصدرہ صورت اور ہیئت عبارت
کا بجالہ یا بالفاظہ باقی رکھنا ضروری ہو۔ تھانوی جی! افسوس آپ کے ایک
مرید نے لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ بھی پڑھا جاگتے میں ہوش کے ساتھ
اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولٰنا اشرف علی بھی دن بھر جپتا رہا آپ نے اس
کے اس فعل کو تسلی بخش بھی بتایا اور یوں جواب لکھا اس واقعہ میں تسلی
تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے (دیکھو
رسالہ الامداد تھانہ بھون صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵) مگر ابھی رسول بننے والے
تھانوی کی نبوت و رسالت اس کے اذناب و اتراب کے دلوں میں جاگزیں
نہیں ہوئی یا مسلمانوں کے ڈر سے اسے چھپاتے ہیں ورنہ اس عبارت کا
کیا موقعہ تھا کہ آسمانی اور الہامی عبارت نہیں۔ رسول تھانوی کی عبارت
ہماور آسمانی و الہامی عبارت نہ ہو اذناب کو تو صاف یہ کہنا تھا کہ وہ عبارت
جو حفظ الایمان میں ہے ضرور الہامی عبارت ہے (اگرچہ مسلمان اسے الہام
شیطانی کہیں گے کہ یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا)
مگر الہامی اور آسمانی عبارت میں ناسخ منسوخ ہوتا ہی بہتر ہے کہ رسول تھانوی
اپنے ملہم سے عرض کر کے اس عبارت شیطانی کو منسوخ کرا دیں کہ اذناب
کے پیچھے کے مسلمانوں کے اعتراضات قاہرہ سے چھوٹ جائیں رابعا اذناب
کہتے ہیں یہ سب جانتے ہیں کہ جناب والا (یعنی تھانوی جی) کسی دباؤ سے
متاثر ہونے والے نہیں ہیں اور نہ کسی سے طمع جاہ و مال جناب کو مطلوب ہے
جی ہاں! صحیح ہے تھانوی جی کو خدا اور رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کا بھی ڈر نہیں عزت الٰہیہ و عظمت نبویہ کے دباؤ سے بھی متاثر ہونے

والے نہیں ورنہ ہرگز اللہ عزوجل کے محب ومحبوب طالب ومطلوب خلیفۂ اعظم مظہر اتم حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایسی سڑی گالی نہ سناتے سرکار عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم کی طرح نہ بتاتے خامساً اذناب کہتے ہیں بجز اس کے کہ عام طور پر جناب والا (یعنی تھانوی جی) کی کمال بے نفسی کا اعتراف ہو اور حکیم الامۃ کی شان سے جو توقع تھی وہ پوری ہوسکے کی دیکھئے کیسی اندر کی کھولکر رکھدی کہ عبارت صرف اس لیے بدلوائی منظور ہے کہ اہلسنت کی ضربات قاہرہ سے کھوپڑی شریف نجات پائے اور حکیم الامتی کا بھرم رہجائے بھولے نادان مسلمانوں کو دھوکے دینے کا موقع ہاتھ آئے کہ دیکھو تھانوی جی کیسے بے نفس ہیں لوگوں نے اُن کی عبارت پر اعتراض کیا تو انھوں نے وہ عبارت بدلڈالی دیکھو یہ ہی حکیم الامتی کی شان حکیم الامۃ ایسے ہوتے ہیں مگر تھانوی جی کو ہم بتادینا چاہتے ہیں کہ ان عیاریوں مکاریوں سے کام نہیں چلتا آپ نے اللہ عزوجل کے پیارے حضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی ہے جبتک آپ سچی توبہ نہ کرینگے ہرگز کفر کی پھانسی سے آپ کا گلا نہیں چھوٹ سکتا بچپن گیا جوانی آئی جوانی گئی بڑھاپا آیا بڑھاپے کے بعد نہیں ہے مگر موت بہت دنوں حکیم الامتی کے مزے اُڑا چکے اب قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہو پیک اجل کے پیام موت کا انتظار کر رہے ہو، للہ سچی توبہ کرکے شائع کراؤ کہ اپنا خاتمہ بھی درست ہو اور آپ کے اذناب میں بھی توفیق الٰہی جس کی مساعدت فرمائے وہ بھی توبہ کی توفیق پائے اور مسلمانوں کو روز کی جنگوں سے نجات ہو توبہ کرنا عیب نہیں کفر پر اڑا رہنا سب سے بڑا عیب ہے کہنا ہمارا فرض ہے آگے آپ جانیں آپ کا کام۔ سادساً آگے تھانوی جی۔ لکھتے ہیں

اور اس مشورہ کے ساتھ ہی یہ سوال بھی تھے کہ (۱) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے علوم غیبیہ جزئیہ محمدیہ زید و عمر و وغیرہ کے مماثل ہیں یا نہیں اور (۲) جو شخص اس مماثلت کا قائل ہو اُس کا کیا حکم ہے (۳) اور علوم غیبیہ جزئیہ محمدیہ کمالات نبوت میں داخل ہیں یا نہیں یہ وہی اعتراضات قاہرہ ہیں جو برسوں سے تھانوی جی پر سوار ہیں جن سے تھانوی جی کا کفر و ارتداد آفتاب سے زائد روشن ہے لہٰذا تھانوی جی انھیں لاجواب دیکھ کر یوں ڈر گئے کہ چونکہ یہ مشورہ اور سوال سب مبنی تھا دلالت علی المماثلت پر اور وہ خود منفی ہے اس لیے اس خط کے جواب میں مشورہ نیک پر شکر گذاری کے ساتھ اس دلالت کی تقریر دریافت کی گئی کہ اس کے بعد جواب کا استحقاق ہو سکتا ہی ہاں تھانوی جی تھا تو وہ آپ کے اذناب ہی میں سے نہ ہوا کوئی سُنّی مسلمان جو فوراً آپ کے موتھ میں پتھر دیدیتا کہ بارہ برس ہو چکے وقعات السنان آپ پر نازل ہو چکا ہے آپ کو جسٹری شدہ جا چکا ہی جس میں آپ کا کفر آپ کو اچھی طرح کھول کر دکھایا جا چکا ہے سب کو بھلا کر پھر دلالت کی تقریر پوچھنے بیٹھے ہیں ایسی کھلی گالی کو بھی پوچھ رہے ہیں کہ اس میں توہین کس طرح ہوئی یہ بھولا پن ہی یا اشد عیاری۔ سابقاً تھانوی جی نے حیدر آبادی اذناب کو تو یوں ہی خشک ٹال دیا مگر پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے کہ اب حکیم الامتی کی خیر نہیں طائفہ دیوبندیہ وہابیہ کی امامت کی پگڑی جو گنگوہی جی سے ورثہ میں پائی ہے سر بازار اُچھلتی نظر آئے گی اذناب کو بھی حفظ الایمان میں کفر کا احساس ہونے لگا ہے اور مسلمانوں نے ہر جگہ اُن کا ناک میں دم کر دیا ہی ایسا نہو کہ یہ سب پریشان ہو کر دام تزویر سے نکل جائیں اور اپنے حلوے مانڈے میں خلل آئے مجبوراً ایک خانگی سوال گڑھا جس کا اقرار خود کیا جاتا ہے جس

خطا کو دیکھ کر چونکہ مشورہ نیک تھا گو بنا ضعیف تھی یہاں بعض دینی خیر خواہوں اور
اسلامی مصلحت اندیشوں نے سوال کو بدلکر پیش کیا چونکہ اس میں جو بنا بیان کی
گئی تھی واقعی تھی اس لیے جواب میں اس مشورہ کو قبول کر لیا گیا ثامناً اب وہ
تھانوی خانگی سوال ملاحظہ ہو حفظ الایمان کے سوال سوم کے جواب میں ایک شق
میں یہ عبارت ہے آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل
غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب
تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل
ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی
ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے الخ اس عبارت پر بعض حضرات
شبہ کرتے ہیں کہ اس میں نعوذ باللہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے علم کو مماثل اور مشابہ ٹھہرا دیا علوم مجانین و بہائم کا اور یہ استخفاف
ہے اور استخفاف کفر ہے اور اس شبہ کا جو جواب رسالہ بسط البنان میں لکھا
گیا ہے وہ بالکل کافی و وافی جامع مانع اور اساس شبہ کا بالکلیہ قاطع ہے
جی ہاں تھانوی جی جو کچھ ریز آپ نے بسط البنان میں کی تھی اس کا قاہر رد
حضرت فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل ابن الفاضل گلِ گلزارِ سنیت برقِ
قہرِ الٰہی بر خرمن وہابیت و دیوبندیت شاہزادۂ اصغر حضور پُر نور امام اہلسنت
مرشد برحق سیدنا اعلیٰ حضرت حضرت مولٰنا مولوی محمد مصطفےٰ رضا خاں صاحب
قبلہ مدظلہم العالی نے جیبی رسالہ مبارکہ وقعات السنان و رسالۂ مبارکہ
ادخل السنان میں تحریر فرما دیا تھا اور اس بیچاری دکھیاری بسط البنان
کی ننھی سی جان پر دو سو بانوے ۲۹۲ قاہر ضربیں نازل فرمائیں جن کے

صدمے سے اب تک وہ بیچاری اوندھی پڑی ملکِ عدم کے خواب دیکھ رہی ہے
اور تمام مطالبات قاہرہ یکسر ہضم کر جانا اور پھر ویسی ہی آنکھیں دکھا کر بسط البنان
کا نام لینا کیسی حیاداری ہے تاسعا ہر شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں
عقل کا جلوہ سینہ میں دل اور دل میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی محبت و تعظیم کا ادنیٰ پرتوہ ہے صاف دیکھ رہا ہے کہ تھانوی نے اس
عبارت حفظ الایمان میں علم غیب کی دو قسمیں کیں ایک کل علم غیب جس سے کوئی
فرد بھی خارج نہ رہے اور دوسری بعض علم غیب اگرچہ وہ کتنا ہی تھوڑا ہو کل علم غیب
کا تو کھلم کھلا انکار کر دیا اب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہ رہا
مگر بعض علم غیب اسی کو منھ بھر کر کہدیا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا
علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی
حاصل ہے تو کیسا صاف صاف کہدیا کہ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپاؤں کے لیے بھی
حاصل ہے ہر مسلمان جانتا ہے کہ اس ملعون عبارت میں حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم اقدس کو کیسی ناپاک گالی دی گئی ہے پھر بھی
مسلمانوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالکر مکرنا اور بسط البنان پر حوالہ کر کے انکار
کرنا کیسی بے ایمانی ہے عاشرا تھانوی خانگی سوال میں ہے معترضین
کے شبہہ کا منشا دو امر کا مجموعہ ہے ایک یہ کہ عبارت ایسا علم میں ایسا کو تشبیہ
کے لیے سمجھ گئے اور علم سے مراد علم نبوی سمجھ گئے حالانکہ یہ منشا ہی غلط ہے۔
تھانوی جی اس کا مفصل قاہر و دندان شکن رد تو رسالۂ مبارکہ وقعات السنان
میں آپ ملاحظہ فرما چکے اس کا سوال ہفدہم اگر آپ بھول گئے ہیں تو انہی کو
الفاظ بدلکر پیش کرتا ہوں سنیے آپ نے اپنی رسلیا حفظ الایمان میں علم غیب کی

دو قسمیں علم کل و علم بعض کر کے علم کل غیب کا نبطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت مانا یا نہیں فرمائیے مانا اور صراحۃً مانا تو آپ کے نزدیک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب صاف صاف قسم دوم کا ہوا یا نہیں کیسے ہوا اور ضرور ہوا اب اسی قسم یعنی بعض علوم غیبیہ پر کہتے ہیں کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چارپاؤں کے لیے بھی حاصل ہے تو صاف صریح بے پھیر پھار بے گنجائش انکار آپ نے کہا یا نہیں کہ مغیبات کا جیسا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ثابت ہے ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کے لیے حاصل ہے کیا اس میں آپ نے صراحۃً حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی یا نہیں بولیے دی اور ضرور دی باوجود اس واضح تر ایضاح کر دینے کے آپ کو اور آپ کے اذناب کو ٹھیک دوپہر میں آفتاب نہیں سوجھتا اور یہی گیت گا رہے ہیں کہ یہ منشا ہی غلط ہے کیسی ڈھٹائی ہے **حادی عشر**

(۱) تھانوی خانگی سوال میں ہے لفظ ایسا بقرینۂ مقام مطلق بیان کے لیے بھی آتا ہے جیسا بلغائے اہل لسان اپنے محاورات فصیحہ میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

ایسا قادر ہے ظاہر ہے کہ یہاں کوئی تشبیہ دینا مقصود نہیں تھانوی جی یہ بھی کوئی نئی نہیں بلکہ وہی پرانی پیش کی ہے جس کے پرخچے **وقعات السنان** نے اڑا دیئے مگر مشکل یہ ہے کہ آپ اور آپ کے اذناب سب کچھ دیکھ کر آنکھیں میچ لیتے ہیں اچھا سنیئے آپ کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم واقع میں محیط کل ہے یا محیط بعض، اول کو تو آپ ہی حفظ الایمان میں باطل بتا آئے ہیں اور بعض علوم غیبیہ کی بنا پر بچوں پاگلوں جانوروں کو بھڑاتے ہیں تو ضرور آپ حضور مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم ایسا ہی مانتے ہیں جیسے کہہ رہے ہیں کہ ایسا تو ہر پاگل جانور کو حاصل ہے پھر کدھر بھاگتے ہیں کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لیے

نہیں بلکہ بیان کیلیے ہے (۲) تھانوی جی بھلا حکیم الامۃ کہلا کر اردو ادب کے
مسائل سے بھی آپ کیا جاہل ہونگے ضرور ہے کہ دانستہ سب کچھ دیکھ بھال کر مسلمانوں
پر اندھیری ڈالنا چاہتے ہیں ہاں تھانوی جی ہم سے سُنیے ایسا کا لفظ مطلق
بیان کے لیے وہاں آتا ہے جہاں مشبہ بہ مذکور نہو نہ صراحۃً نہ حکماً اور جہاں
مشبہ ومشبہ بہ دونوں موجود ہوں وہاں قطعاً یقیناً ایسا کا لفظ تشبیہ ہی
کے لیے آتا ہے اس جملہ میں کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے ضرور یہ مطلق بیان
ہی کے لیے ہے مگر کیوں اس لیے کہ مشبہ بہ موجود نہیں اور اگر مشبہ بہ بھی
بڑھا کر کوئی وہابی یوں کہدے کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے جیسے حیوانات
وبہائم تو ضرور یہاں لفظ ایسا تشبیہ کے لیے ہے مطلق بیان کے لیے نہیں ہوسکتا
اسی طرح آپ کی عبارت میں کہ اسمیں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید وعمرو
بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لیے بھی حاصل ہے مشبہ ومشبہ بہ
دونوں موجود ہیں اور یہاں لفظ ایسا یقیناً تشبیہ کے لیے ہے مطلق بیان کے لیے
ہرگز نہیں ہوسکتا (۳) بلکہ اگر لفظ ایسا بیان کے لیے لیا جائے تو تھانوی جی کا
اخبث کفر اشد ارتداد اور زیادہ واضح ہے جس وقت لفظ ایسا تشبیہ کیلیے
نہیں بلکہ بیان کے لیے ہوتا ہے تو اسقدر اور اتنا کے معنے میں آتا ہے چنانچہ
خود تھانوی جی نے حفظ الایمان کی مرہم پٹی کرنے کے لیے جو تحریر دربھنگی جی کے
نام سے بنام توضیح البیان فی حفظ الایمان تشہیر کروائی اُس میں بھی اس کا
کا اقرار موجود ہے فرماتے ہیں عبارت متنازعہ فیہا میں لفظ ایسا بمعنی اسقدر و
اتنا ہے پھر تشبیہ کیسی تو حاصل یہ ہوا کہ جس قدر اور جتنے علم کو علت اطلاق عالم الغیب
کی فرض کی تھی وہ زید وعمرو بکر میں متحقق ہے دیکھیے کیسا صاف کہدیا کہ تھانوی عبارت
میں لفظ ایسا کے معنے اسقدر اور اتنا ہے تو اب تھانوی عبارت کا

مطلب خود انھیں کے اقرار سے یہ ہوا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے اس قدر اور اتنا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر بچہ ہر پاگل بلکہ تمام جانوروں چوپاؤں کے لیے بھی حاصل ہے کیوں تھانوی صاحب اور کیا کفر کے سر پر سینگ ہوتے ہیں جس قدر آپ کفر سے بھاگتے ہیں اسی قدر وہ آپکے پیچھے لگتا ہے کوئی پہلو بدلو کوئی کروٹ لو کسی گلی میں چھپو مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو جو گالی دے چکے وہ رنگ لائے بغیر نہیں رہتی گویا کفر بھی وہابیت دیوبندیت کا اٹھتا جوبن ہے کہ بیچاری لاکھ تاویل کی انگیا دبائے تبدیل و تغییر کے دوپٹے سے اسے چھپائے مگر وہ کسی طرح نہیں چھپتا (۴) تھانوی کے اذناب میں دھینگی کی طرح ایک اور صاحب اجودھیا باشی بھی ہیں جن کی حیا و تہذیب حد سے گذر چکی ہی انھوں نے بھی ایک ناپاک کتاب الشہاب الثاقب لکھی ہے جس کے ہر ہر صفحہ میں بیسیوں گالیاں دیکر تمام اہلسنت کا دل دکھایا ہے عنقریب خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے چاہا تو اس کا رد بالغ بھی کر دیا جائیگا اسوقت اتنا ہی کرتا ہوں جس سے سارے دیوبندیہ چیخ پڑیں گے دہ اسی عبارت تھانوی کی پیوندکاری میں اس نے صفحہ ۱۱۱ سے صفحہ ۱۲۶ تک ۱۶ صفحے اپنے نامہ اعمال کی طرح سیاہ کیے ہیں اسی میں صفحہ ۱۱۷ پر لکھتا ہے جناب یہ تو ملاحظہ کیجیے کہ حضرت مولانا (تھانوی) عبارت (حفظ الایمان) میں لفظ ایسا فرمارہے ہیں لفظ اتنا تو نہیں فرمارہے ہیں اگر لفظ اتنا ہوتا تو اسوقت البتہ یہ احتمال ہوتا کہ معاذ اللہ حضور علیہ السلام کے علم کو اور چیزوں کے علم کی برابر کر دیا یہ محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ مسلمانو! ذرا انصاف فرمائیے۔ دھینگی جی تو کہتے ہیں کہ عبارت تھانوی میں لفظ ایسا اتنا کے معنے میں ہے لہذا کفر نہیں اور اجودھیا باشی جی بولتے ہیں کہ چونکہ لفظ ایسا اتنا کے معنے میں نہیں ہے

اس لیے کفر نہیں تو معلوم ہوا کہ جو معنے در بھنگی نے بیان کیے وہ اجودھیا باشی کے نزدیک کفر ہیں اور جو معنے اجودھیا باشی نے بیان کیے وہ در بھنگی کے نزدیک کفر ہیں غرض تھانوی کے کفر پر در بھنگی و اجودھیا باشی کا اجماع مؤلف ہوگیا وللہ الحمد تھانوی جی دیکھو کہ تمھارے کفر کو اسلام بنانے میں تم اور تمھارے اذناب جس قدر کوششیں کرتے ہیں سب بیکار ثابت ہوتی ہیں توبہ کر کے کلمہ پڑھ کر نئے سرے سے مسلمان ہو توفیق اللہ عزوجل کے ہاتھ ہے

نظر انصاف درکار ہے آپ تو حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو گالی دے چکے اُسے اور کفر کو نہ چھپا سکیں پھر مسلمان جو اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت میں سرشار ہیں اور اسی لیے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گالی دینے والے کو کافر مرتد کہتے ہیں وہ فتوائے کفر کیونکر چھپائیں آپ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و عظمت کا لحاظ نہ کریں پھر مسلمان کیونکر آپ کی حکیم الامتی کا لحاظ کریں ؎

ہزاروں خواہشیں دل میں چھپائے کس طرح کوئی :. مری جاں تم سے اک جوبن کا پردہ ہو نہیں سکتا
حیا بولی جو کھل کھیلا وہ گدرایا ہوا جوبن :. انھیں اب تم چھپاؤ ہم سے پردہ ہو نہیں سکتا
[illegible] دو شریروں کو وہ قابو میں کریگی کیونکر :. خیر سے ایک دوپٹہ تو سنبھالا ہی نہیں
لاکھ تم باندھ کے رکھو مگر اٹھتا جوبن :. کھل ہی کھیلے گا کہ چھپنا اسے آتا ہی نہیں

کیوں تھانوی جی اب بھی یہی رٹ لگائے جانا کہ لفظ ایسا تشبیہ کے لیے نہیں کیسی شوخ چشمی ہے ثانی [illegible] تھانوی خانگی سوال یہ ہے۔ اسی طرح علم سے مراد علم نبوی نہیں بلکہ مطلق بعض علوم غیبیہ مراد ہیں جو اس شق کے شروع ہی میں لفظ اگر کے بعد مذکور ہے تھانوی جی یہ بھی وہی آپ کی پرانی ہے جو آپ بسط البنان میں پیش فرما چکے اور **وقعات السنان** میں اُس کا

۲۱ [illegible]

دنداں شکن رد پا چکے سُنیے لفظ ایسا ہے مطلق بعض علوم غیبیہ اُسی وقت مراد ہو سکتے ہیں جب مشبہ بہ مطلق بعض علوم غیبیہ کو قرار دیا جائے جیسا کہ آپ نے بسط البنان میں فرمادیا مگر خواب سے آنکھیں بند کرلیں سُنیئے تھانوی جی آپنے حفظ الایمان میں زید وعمرو کے علم غیب کو مطلق بعض علوم غیبیہ سے تشبیہ دی ہے اے سبحٰن اللہ آج تک کسی سلیم الحواس نے فرد کو مطلق سے تشبیہ دی ہی جیسے کہیے تھانوی جی تو بالکل ایسے ہیں جیسے آدمی کیوں تھانوی کوئی عقلمند ایسا کہہ سکتا ہی بلکہ یقیناً ایک فرد کو دوسرے فرد سے تشبیہ دی اور وہ مطلق وجہ شبہ ہے دونوں میں مشترک ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علم ہی کو ہر پاگل جانور کے علم سے تشبیہ دی رد کو سارے کا سارا ہضم کر جانا اور وہی مردود آگے لانا کیسی امونہ زوری ہے ثالث عشر تھانوی خانگی سوال میں ہے۔ مطلب واضح ہو گیا کہ اگر مطلق بعض علوم کا حصول علت ہوا اطلاق عالم الغیب کے صحیح ہونے کی تو جب علت مشترک ہے دوسرے مخلوقات میں بھی تو لازم آتا ہے کہ دوسرے مخلوقات کو بھی عالم الغیب کہیں اور لازم باطل ہے پس ملزوم بھی باطل ہے تھانوی جی یہ بھی وہی آپ کی برائی ہے جسکے پرخچے وقعات السنان میں اڑ چکے بھول گئے ہوں تو پھر ذکر کیے دیتا ہوں آپ کی حفظ الایمان میں ہر پاگل جانور کے علم اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم اقدس مشبہ ومشبہ بہ تھے اور مطلق بعض علوم غیبیہ وجہ شبہ اور اطلاق عالم الغیب کے صحیح ہونے کیلیے علت ہونا اُس پر متفرع کہ آپ نے یہ تشبیہ دیکر اُس پر تفریع کی تھی کہ تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے آپ بسط البنان میں اور اذناب اس خانگی سوال میں اُس تفریع ہی کو وجہ مشبہ کیے دیتے ہیں رد کو پیٹھ دینا اور وہی مردود گانا کیسی بے شرمی ہے رابع عشر اب بھی

تو اذناب وہی کفر گا رہے ہیں جو آپنے بسط البنان میں گایا اور وقعات السنان

کے حاشیہ نے اُس پر قہر الٰہی نازل فرمایا اسی عبارت خانگی سوال میں ہے تو

جب علت مشترک ہی دوسرے مخلوقات (یعنی پاگلوں جانوروں) میں بھی تو

لازم آتا ہے کہ دوسرے مخلوقات کو بھی عالم الغیب کہیں خانگی سوال کے پردہ میں چھپنے والی ان نازنین صورتوں بھولی مورتوں سے پوچھیے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اُن کے رب کریم جل جلالہ نے جو علوم غیبیہ کثیرہ عظیمہ فخیمہ عطا فرمائے جن کے برابر کسی دوسرے نبی مرسل و ملک مقرب کو بھی نہ بخشے اگر اُن کی وجہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب کہنا جائز ہو جائے تو اِس سے یہ کیونکر لازم آیا کہ تمھارے دھرم میں پاگلوں جانوروں کو جو ایک آدھ بات غیب کی معلوم ہے اس کی وجہ سے پاگلوں جانوروں کو عالم الغیب کہنا بھی صحیح ہو جائے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علوم کثیرہ کے صحت اطلاق عالم الغیب کی علت ہونے سے پاگلوں جانوروں کے بعض علوم کا صحت اطلاق عالم الغیب کی علت بن جانا کیونکر ثابت ہے اگر کہیں اس لیے کہ علت ہونے میں دونوں مشترک ہیں تو کھلا مصادرہ علی المطلوب ہے اشتراک فی العلیۃ کی وجہ اشتراک فی العلیۃ ہی تو تمھارا دعویٰ ہی کہ علت ہونے میں دونوں مشترک ہیں اب اسی کو دلیل کیسے بنائے لیتے ہو لاجرم کہنا پڑیگا اس لیے کہ علم اقدس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ہر پاگل چوپائے کا علم دونوں ایک سے ہیں تو جیسے وہ علت ہو گیا یہ بھی ہو جائیگا اب کھل گیا کہ بے ادب خود علم اقدس کو ان ذلیلوں کا سا علم مانتے اور علیت اطلاق کو اُس پر متفرع جانتے ہیں کیوں تھانوی جی ایسے تھا پردی آنکھیں میچ لینا اور اپنی وہی پرانی جس کے پیچھے اڑ چکے شیئوں کو

دھوکے دینے کے لیے آگے کر دینا کیسی مکاری **خامس عشر** تھانوی
خانگی سوال میں ہے یہاں اس میں کلام ہی نہیں کہ حضور کے علوم غیبیہ جزئیہ
کمالات نبوت میں داخل ہیں اس کا انکار کون کرتا ہے نہ اس عبارت میں انکار ہے
نعوذ باللہ تھانوی جی بھلا اس جھوٹ کی کوئی حد ہے حفظ الایمان آپ کی چھپی ہوئی
نہیں چھپی ہوئی لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے ہر موافق و مخالف دیکھ رہا ہے
کہ اس میں صاف یہ عبارت موجود ہے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ ہاں میں
سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا
ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے
کب ہو سکتا ہے نہ یہ التزام کرے یا نہ کرے مگر آپ تھانوی نے مونھ بھر
کہہ دیا کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و
مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لیے بھی حاصل ہے اور اس کے بعد ہی کہا
جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے
کب ہو سکتا ہے تو آپ صاف صاف و انکشاف علوم غیبیہ محمدیہ علی صاحبہا
الصلاۃ والتحیہ کے کمالات نبوت میں سے ہونے کے منکر ہوئے یا نہیں ہوئے
ہوئے اور ضرور ہوئے پھر توبہ تلّا ہائے توبہ واویلا مچانا کیسا سپید جھوٹ ہے
سادس عشر تھانوی خانگی سوال میں ہے چنانچہ خود رسالہ حفظ الایمان
ہی میں اس کی تصریح ہے کہ نبوت کیلیے جو علوم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو
بتمامہا حاصل ہو گئے تھے جس سے بسط البنان میں تعرض کیا گیا ہے غرض
ان تصریحات و تنقیحات کے بعد کسی شبہ کی گنجائش نہیں یہ ہی نہ کسی خلاف
مقصود یا نعوذ باللہ سوء ادب کا اصلا ایہام رہا تھانوی جی یہ بھی
آپ کی تہائی ہے جسے **وقعات السنان** کی قاہر داروں نے ذار البوار

میں پہنچا دیا مگر آپ تو بھولتے بہت ہیں سُنیے اس عبارت خانگی کا مطلب یہ ہوا کہ جب ہم نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام علوم لازمہ نبوت کا اقرار کرلیا تو اب توہین نہیں ہوسکتی کیوں تھانوی جی کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو بڑی تشبیہیں دینی اُسی وقت کفر ہیں کہ اُن کے ساتھ ساتھ حضور کی کوئی خوبی نہ بیان کی جائے اور اگر اُن کے ساتھ ایک آدھ خوبی بیان کردو تو پھر اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کو جیسی ذلیل سی چاہو تشبیہیں دو کچھ قباحت نہیں ہاں قباحت تو جب سوجھے کہ دلمیں اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی عظمت ہو ایمان ہو محبت ہو یہ رد وقعات السنان میں دیکھ کر پھر وہی مردود رٹ لگانا رد کے قریب نہ آنا کیسی عیاری ہے۔ بعالیج عشر ہاں تھانوی جی اسی عبارت پر وقعات السنان نے آپ کو تین فوٹو دکھائے تھے شاید آپ نے آنکھیں بند کرلی ہوں اس لیے میں پھر اُن تین میں سے دو دکھاتا ہوں اور تیسرا پھر کبھی ان شاء اللہ تعالیٰ دکھاؤں گا۔ ہاں تھانوی جی ناراض ہونے کی بات نہیں جو بات اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی شان میں موبھ کھول کر بک چکے اپنوں کو بھی کہو گے یا وہاں غیظ و غضب سے بھڑکتی آگ میں رہو گے آپ کے اذناب واتراب نے ایک شیطنت یہ نکالی ہے کہ آپ اور آپکے بڑے جیسی ناپاک سی ناپاک بات چاہیں اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کی جناب میں موبھ بھر کر بک جائیں وہ تو سب شیر مادر اور حکیم الامتی کا جو سر اُس پر مسلمان جو اُن دشنامیوں پر حکم شرع لگائیں یا آفتاب پر اُن کا تھوکا ہوا اُن کے موبھ پر پلٹیں تو بی تہذیب ہیں بازاری گفتگو کرتے ہیں گالیاں بکتے ہیں قابل خطاب نہیں لائق کلام اہلِ حجاب نہیں اس ڈھٹائی بے حیائی کی کچھ حد ہے تو بات کیا ہے

یہ کہ تمھاری جھوٹی عزت ساختہ وقعت اُن کی نگاہوں میں اللہ و رسول جل جلالہ
وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سچی عظمت سے بدرجہا زائد ہے جب تو تم اللہ و رسول
جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جیسی چاہو گالیاں دو آنکھوں سُکھ کلیجے ٹھنڈک
اور سلمان آئینہ میں تمھاری ناپاک صورت دکھائیں تو بے تہذیب ہیں فحش کلام ہیں
لا لعنة اللہ علی الظلمین خیر اس کا فیصلہ تو روزِ قیامت ہوگا اور جو اللہ و رسول
جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی گالیوں کے جواب میں تمھیں کچھ کہنا بے تہذیبی
بتاتے ہیں اُن سب سے بھی سوال ہوگا وقفوھم انھم مسئولون ۰ انھیں
ٹھہراؤ ان سے سوال ہونا ہے کہ اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
تمھاری نگاہ میں ایسے ہلکے تھے اور اُن کے یہ بدگو اتنے بھاری تمھیں یا تمھارے
ماں باپ کو کوئی آدھی بات کہے تو تہذیب وانسانیت سب بالائے طاق رکھتے
ایک کی دس کہہ کر بھی پیچھا نہ چھوڑتے اور اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں دینے والوں کے ساتھ ایسے مقدس بے نفس بنتے
وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۰ خیر یہ تو روزِ قیامت کا قصہ ہے اللہ
یحکم بیننا وھو خیر الحکمین ۰ اس وقت آپ سے ایک سادہ عرض ہے
سیدھی طرح انسان بن کر سُنیے۔ اور ہو سکے تو جواب دیجیے ورنہ توفیق ملے تو کلمۂ
اسلام پڑھ کر توبہ کیجیے ہاں تھانوی جی آپ نے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کو تو وہ کچھ کہا کہ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کو ہے ایسا تو ہر پاگل ہر جانور کو ہے اور اس پر جو خبر آپ کی مسلمانوں نے لی تو
بسط البنان اور تغییر العنوان میں ان حیلوں حوالوں کی سوجھی اور صاف ٹھہرالیا کہ
اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں ایسا مونھ کھول
دینے میں کچھ قباحت نہیں اب سوال ہے کہ اگر سعید و حمید وغیرہما کہیں

کہ جیسا علم جناب گنگوہی صاحب کو تھا ایسا علم تو ہر کتے کو ہوتا ہے جیسا جناب نانوتوی صاحب کو تھا ایسا علم ہر الو کو ہوتا ہے جیسا جناب تھانوی صاحب کو ہے ایسا علم تو ہر گدھے کو ہوتا ہے جیسا امام الوہابیہ جناب دہلوی کو تھا ایسا علم تو ہر سوئر کو ہوتا ہے جناب گنگوہی صاحب کی صورت جیسی تھی ایسی صورت کتے کی بھی ہے جناب نانوتوی صاحب کی شکل جیسی تھی ایسی شکل الو کی بھی ہے جناب تھانوی کا چہرہ جیسا ہے ایسا گدھے کا بھی ہے جناب امام الوہابیہ دہلوی صاحب کا مونھ جیسا تھا ایسا سوئر کا بھی ہے اور وجہ شبہ یہ بنائے کہ گنگوہی و نانوتوی و تھانوی و دہلوی صاحبان کو بھی بعض علم ہے اور کتے الو گدھے سوئر کو بھی بعض ہے اگرچہ خیابان مذکورین کو جتنا علم آج کل مولوی کہلانے کو لازم و ضروری ہے وہ انھیں حاصل ہے خیابان مذکورین کا موںھ چہرہ شکل صورت بھی مخلوق ہے حادث ہے فانی ہے اور کتے الو گدھے سوئر کے موںھ بھی مخلوق و حادث و فانی اگرچہ انسان کہلانے کے لیے جو نقشہ لازم و ضروری ہے

خیابان مذکورین کو بنا مہا حاصل ہے تو کیا ایسا کہنا آپ حضرات پسند کریں گے کیا اسے ان خیابوں کی توہین نہ کہیں گے کیا جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لکھ کر چھاپ دیا اور اب اس پر اڑے ہو جھوٹے بہانوں سے اسے بنانے کے پیچھے پڑے ہو یوہیں لکھ اپنے مہر و دستخط سے بھی الفاظ گنگوہی و نانوتوی و اسمعیل دہلوی اور خود اپنی نسبت چھاپ دو گے جو جھوٹے عذر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دیکر

تغیر العنوان وبسط البنان میں گڑھے کیا یہاں جاری نہیں سب بعینہا جاری ہیں اگر آپ یا آپ کے اذناب سعید وحمید پر بے تہذیبی و دشنام دہی کا الزام لگائیں تو سعید وحمید کہہ سکتے ہیں کہ تھانوی جی کے اذناب کے شبہہ کا منشا دوام کا مجموعہ ہے ایک یہ کہ عبارت ایسا علم اور ایسا رخ چہرہ و شکل وصورت میں ایسا کو تشبیہ کے لیے سمجھ گئے اور علم وصورت و شکل وچہرہ و رخ سے مراد گنگوہی نانوتوی تھانوی دہلوی کا علم و رخ وصورت و شکل وچہرہ سمجھ گئے حالانکہ یہ منشا ہی غلط ہی لفظ ایسا بقرینۂ مقام مطلق بیان کے لیے بھی آتا ہی جیسا بلغائی اہل لسان اپنی محاورات فصیحہ میں بولتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا قادر ہے ظاہر ہے کہ یہاں کوئی تشبیہہ دینا مقصود نہیں اسی طرح علم اور رخ وچہرہ وصورت و شکل سی مراد گنگوہی نانوتوی تھانوی دہلوی کا علم و رخ وچہرہ وصورت و شکل نہیں۔ کیوں تھانوی جی کیا بعینہ وہی آپ کے خانگی سوال والی تقریر نہیں کیسی ہے اور ضرور ہے تو کیا وجہ کہ آپ یہ تقریر اپنے بڑوں کے حق میں مقبول نہ رکھیں اور خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے بارے میں گڑھیں بلکہ آپکو تو سعید وحمید کی تقریر سُننے کی بھی حاجت نہ چاہیے آپ خود اس تقریر کے بانی و بادی ہیں وہ کہتے جائیں کہ گنگوہی صاحب سوئر کی طرح ہیں نانوتوی صاحب اُلّو کے مثل تھے اسمعیل دہلوی صاحب کتے کی مانند تھے تھانوی جی گدھے کی مشابہ ہیں اور آپ شاباش دیتے اور آمنا صدقنا کہتے جائیں بلکہ حمید وسعید کے کہنے پر کیوں رکھیے خود ہی وہ لائق وبلند خطابات اپنی اُن بڑوں کی نسبت لکھ کر چھاپیے اور ہزار پانسو نسخے ہمیں بھی بھیجیے کہ آپ کی حفظ الایمان کی طرح ملک میں شائع کریں اور آپ کا عذر مسلمانوں کو سُنائیں کہ بھائیو! جناب تھانوی صاحب کو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم سے ہی

خاص عداوت نہیں اُنکی بولی ہی یہ ہے وہ اپنے بڑوں کو بھی ایسا ہی کہتے ہیں کیوں تھانوی جی! ہے صلاح کیسی کہی ہاں ہاں وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم تھے جن کو موکھ بھر کہا اور چھاپ دیا اپنے بڑوں کی طرف ایسا خیال کرتے کلیجا چار چار ہاتھ اُچھلے گا یہ ہی تمہارا اسلام یہ ہی تمہارا ایمان یہ ہی تمہارا دین یہ ہے تمہارا دھرم الا لعنۃ اللہ علی الظلمین۔ مسلمانو حق واضح ہونے کا اس سے زیادہ اور بھی کوئی ذریعہ ہے کیوں تھانوی جی کیا یہ جانگزا سوال وقعات السنان نے آپ پر نازل نہ فرمایا تھا جس سے آپکو بھی دن میں تارے نظر آنے لگے ہونگے باوجود اس کے وہی مرغی کی ایک ٹانگ کیسی شدید ہٹ دھرمی ہے تا من عشر تھانوی خانگی سوال میں ہے پس اس کی بنا پر واقعی ترمیم عبارت کی مطلق ضرورت نہیں لیکن اسلامی دنیا میں چونکہ ہر فہم کے لوگ ہیں یا کم از کم قصداً شبہہ ڈالنے والے بھی موجود ہیں جو شبہہ ڈالنے میں کچھ مصلح سمجھے ہوئے ہیں خواہ وہ مصالح دینیہ ہوں جیسا اُن کا دعویٰ ہے یا دنیویہ ہوں جیسا واقع ہے اس لیے کم فہموں کی رعایت سے تاکہ نہ اُن کو خود شبہہ ہو نہ دوسرا شبہہ ڈال سکے اگر اس عبارت میں ایسے طور سے ترمیم کردی جاوے جس میں معنون محفوظ رہے اور عنوان بدل جائے تو امید ہے کہ موجب اجر ہوگا گو یہ ترمیم درجۂ ضرورت میں نہوگی صرف درجۂ استحسان ہی میں ہوگی آیندہ جو رائے ہو فقط۔ کیوں تھانوی جی صراحتاً حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم سے ملائیے اور اُس سے توبہ درکنار حرف عبارت بدلنے کو بھی مطلق نہ جانیے مکۂ معظمہ، مدینۂ طیبہ کے علمائے کرام ومفتیان عظام بالاتفاق کفر کا فتویٰ دیں اور آپ اُنھیں یوں جلی کٹی سنائیں کہ دنیوی فوائد کے واسطے قصداً شبہہ ڈالتے ہیں

پھر جو عبارت بدلی جائے اُس میں بھی اس کا لحاظ رکھا جائے کہ معانی کفریہ وہی باقی رہیں صرف الفاظ کا فرق ہو جائے وہ بھی خدا و رسول جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خوف سے نہیں بلکہ صرف اسلیے کہ سُنی مسلمانوں کے حملوں سے جان بچے پیچھا چھوٹے آپ ہی فرمائیے آپکے کتنے بڑے ڈبل کفر ہیں کفر ہو یا کچھ ہو مگر تھانوی خانگی سوال کی یہ پچھلی عبارت ہمارے اُس قول کی تصدیق کرتی ہی کہ عبارت صرف اسلیے بدلی گئی ہے کہ غلوے مانڈے سلامت رہیں اور حلقوم امتی میں پھنسیں نہ لگے کیوں تھانوی جی یہ خود آپ کے خانگی سوال کے ہاتھوں آپکی کیسی نرالی نقاب کشائی ہے ناسمع عشتمر اس کے بعد تھانوی جی کی جوابی تحریر یہ ہے

جزاکم اللہ تعالیٰ بہت اچھی رائے ہے چونکہ اس کے قبل کسی نے واقعی بنا نہیں ظاہر کی اس لیے ترمیم کو دلالت علیٰ خلاف المقصود کے اقرار کے لیے مستلزم سمجھا اور اقرار بالکفر کفر ہے اس لیے ترمیم کو ضروری تو کیا جائز بھی نہیں سمجھا اب سوال ہذا میں جو بنا بیان کی گئی ہے یہ امر واقعی ہے لہذا قبولاً للمشورہ اس کو لفظ اگر کے بعد سے عالم الغیب کہا جاوے تک اسطرح بدلتا ہوں اب حفظ الایمان کی اس عبارت کو جو کہ اس سوال کے بالکل شروع ہی میں مذکور ہے اس طرح پڑھا جاوے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیا علیہم السلام کو بھی حاصل ہیں تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے جی ہاں تھانوی جی! اس کے قبل آپ پر عبارت حفظ الایمان کے سبب کفر و ارتداد کا فتوے دینے والے آپ کو توبہ اور از سر نو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کی طرف رغبت دلانے والے اس عبارت ملعونہ کی ترمیم کی طرف آپکو متوجہ کرنیوالے حل و حرم عرب و عجم کی تمام علمائے اہلسنت تھی اور اسکی بنا کیا ظاہر کی تھی یہی کہ اس عبارت ملعونہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سخت نہایت شدید توہین ہی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذرہ برابر توہین و گستاخی کفر ہے

آپ کے دل میں اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت کا
ادنیٰ جلوہ بھی ہوتا تو مطالبہ تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی حضور
گردن جھکا دیتے سر رکھدیتے اور فوراً توبہ کرکے از سر نو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوجاتے
مگر آپ کے نزدیک تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گالی دینا
کوئی بڑی بات نہیں بلکہ جس گندی عبارت میں گالی دی جائے اس کی ترمیم ضروری
درکنار جائز بھی نہیں لہذا اسی کفر پر اڑے رہے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کے علم کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم کی مثل بتا چکے تھے اسی ملعون گالی
پر ڈٹے رہے اب کہ اذناب نے سوچا کہ انھیں سنیوں کے سامنے ہمیشہ
لعنت و روسیاہی و ذلت و خواری نصیب ہوتی ہے اور حفظ الایمان کے گندے
گھرے گھاؤمیں بچی کھوانے میں سخت دشواری پیش آتی ہے اور اس سے
حکیم الامتی کی شان میں دھکا لگنے کا اندیشہ ہے تو جلد مسلمانوں کو پھسلانے
کے لیے ترمیم قبول کرلی مسلمانو للہ انصاف تھانوی جی کو محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت سے کچھ علاقہ نہیں انکی توہین
کیے جائیں ان کو گالی دیے جائیں مسلمان اس پر اللہ و رسول جل جلالہ وصلی
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت خوف و خشیت یاد دلائیں تو خیال
میں نہ لائیں ویسی ہی آنکھیں دکھائیں غریب سنیوں پر غرائیں کہ تھے معقول بھی
کردو تو وہی کیے جاؤں گا مگر جب یہ اندیشہ ہوا کہ اپنی جھوٹی عزت پر آنچ آئے گی
حکیم الامتی کی پول کھل جائیگی تو فوراً اسے واقعی بناکر ترمیم عبارت قبول و
منظور کرلیں یعنی تھانوی جی کے دل میں خود ان کی عزت و عظمت
اللہ و رسول کی عزت و عظمت سے بہت زائد ہے
کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو گالی دینا حلال

وشبیر باد، اس سے تھانوی ایمان میں ٹھیس بھی نہ لگے بلکہ اُس گالی پر اڑا رہنا
واجب اُس کی ترمیم ناجائز مگر اپنی عزت و حکیم الامتی میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہی
اور فوراً ترمیم کر لی وہ حرام حلال کر لیا یہ ہے تمہارا دین یہ ہے تمہارا ایمان
وہابیو دیوبندیو دیکھو یہ ہے تمہارے پیر تھانوی کا دھرم ہاں تھانوی
جی دیکھو تمہاری سوا چھ سطروں میں کتنے کفر ہیں خانگی سوال کے اس کہنے پر
کہ حفظ الایمان کی عبارت اس لیے نہ بدلی جائے کہ اُس میں محمد رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توہین و تنقیص ہی بلکہ صرف اس لیے کہ مسلمانوں
کے اعتراضوں سے جان بچے یوں کہنا کہ جزاکم اللہ بہت اچھی رائے ہی اُس
کفر کو پسند کرنا اور اُس پر خدا سے بہتر بدلہ مانگنا ہی تو یہ آپ کے نئے دو کفر ہوئے
پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی شان میں گالی بکنے کو
بڑی بات نہ جاننا بلکہ جس عبارت میں گالی ہو اُس کی ترمیم کے لیے تنقیص
شانِ رسالت کو بنائے واقعی نہ ماننا تیسرا کفر ہوا اُس گالی سے رجوع کرنے
کو کفر کہنا کہ ترمیم کو دلالت علی خلاف المقصود کے لیے مستلزم سمجھا اور اقرار
بالکفر کفر ہے یہ چوتھا کفر ہوا ترمیم کو ضروری تو کیا جائز بھی نہیں سمجھا یعنی جس
عبارت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم کو پاگلوں جانوروں
کی طرح کہہ کر کفر بکا جائے اُس کی ترمیم ضروری نہیں یعنی کفر سے رجوع ضروری نہیں
یہ پانچواں کفر ہوا بلکہ کفر سے رجوع جائز بھی نہیں یہ چھٹا کفر ہوا اب سوال ہذا
میں جو بنا بیان کی گئی ہے وہ واقعی ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت و عظمت کا لحاظ بنائے واقعی نہیں مگر تھانوی جی کی عزت و
عظمت کا لحاظ ضرور ایک بنائے واقعی ہے یہ کیسا اشد ساتواں کفر ہوا
آگے تھانوی جی فرماتے ہیں ایسی عبارت لبعینہا غرض موافق

ہیں فلاسفہ کے جواب میں اور انہی کے مثل مطالع الانظار میں ہے اس کا مطلب یہ کہ تھانوی نے جو گالی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو دی اُسکے جائز ہونے کی دو دلیلیں یہ ہیں کہ شرح مواقف و مطالع الانظار میں ایسا ہی لکھا ہے اور کفر کے جائز ہونے پر دلیل لانا بھی کفر ہی تھانوی نے اپنے زعم میں اس اس کفر پر دو دلیلیں پیش کیں تو یہ آٹھواں اور نواں کفر ہوا پھر کہا اب اگر اس میں بھی کلام ہو تو میں پھر بدلنے کو تیار ہوں مگر شرح مواقف و مطالع الانظار کی عبارت بدلنے کے بعد اس کا بھی وہی مطلب کہ جو کفر تھانوی نے بکا وہی ان دونوں کتابوں میں بھی ہے تو جیسے اُن کتابوں میں کفر جائز ہے تھانوی نے جو کہا وہ بھی جائز ہے یہ دسواں اور گیارھواں کفر ہوا عشیرین تھانوی جی رسالۂ مبارکہ **وقعات السنان** نے عبارات شرح مواقف و مطالع الانظار کا کامل کشف اور پورا ایضاح کیا نہ فرمادیا تھا یاد نہ رہا ہو یا باوجود یاد ہونے کے دانستہ اُس سے اُڑان گھائی بتاتے ہو تو میں پھر کہتا ہوں کہ رسالۂ مبارکہ آپ پر رجسٹری شدہ نازل ہو چکا ہے اور گیارہ برس سے آپ کے دم پر سوار ہے جس سے حفظ الایمان وبسط البنان پہ قہر الٰہی و غضب محمدی کی مار ہے ذرا سوال چہلم سے سوال پنجاہ و پنجم تک ۱۶ سوال پھر ملاحظہ فرمالیجیے یہاں اس خیال سے کہ تھانوی نزاکت حکیم الامتی کی نازنین طبیعت زیادہ برداشت نہ کرسکے مختصر ذکر کیے دیتا ہوں سُنیے فلاسفہ نے نبی کی تعریف یہ کی کہ جس آدمی میں تین باتیں پائی جائیں وہی نبی ہے اور اُن تین باتوں میں ایک علم غیب بھی ہے پھر اپنے اس دعوے کی دلیل میں کہہ بھاگے کہ سونے والوں بیماروں ریاضت کرنے والوں کو بھی علم غیب ہوجاتا ہے اس پر صاحبان شرح مواقف و مطالع نے ان فلاسفہ کفرہ پر اعتراض فرمایا کہ تم جس موہنہ سے علم غیب کو نبی کا خاصہ بتاتے ہو

کہ جسے علم غیب ہو وہ نبی ہے اُسی موقع سے سونے والوں بیماروں پر صادق
کرنیوالوں کے لیے بھی علم غیب مانتے ہو تو تمہارے طور پر علم غیب نبی کا خاصہ نہ
رہا کیوں تھانوی جی کچھ آنکھیں کھلیں صاحبان مطالع وشرح مواقف نے آپکی
طرح کفر نہ بکا فلاسفۂ حمقائے جو کفر بکا اُس کا رد فرمایا اور آپنے اپنی طور پر رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے علم اقدس کو بچوں پاگلوں جانوروں کے علم کی
مثل بتایا تو صاحبان شرح مواقف ومطالع مسلمان ہیں اور آپ تھانوی جی خارج از
دائرۂ اسلام وایمان کیوں تھانوی جی یہ دعا سر کو اڑان گھاٹی بتانا اور ہر دو دبات
کو آگے لانا کیسی کھیادی ہے حادی وعشرین تھانوی جی نے اسی تغییر العنوان
کے ٹائٹل پیج کے دوسرے صفحہ پر اپنے اذناب میں سے ایک شخص کے نام سے تمہید
چھپوائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ حفظ الایمان کی ایک صاف عبارت پر جس میں
ذرہ برابر بھی کوئی غبار نہیں خواہ مخواہ سوچ بچار کر ایک ایسا ہی شبہہ پیدا
کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالدیا مدت سے وہ اعتراض اس
جماعت میں جاری ساری ہے چند روز تک اس اعتراض کی طرف توجہ
نہیں کی گئی پھر بعض خیر خواہان اسلام کے سوال کرنے پر خود مؤلف
رسالہ نے اس اعتراض کا نہایت کافی شافی جواب دیکر ظاہری تلبیس کو
بھی اُٹھا دیا اس تحریر کا نام بسط البنان ہے مگر اہل عناد کو پھر بھی چین نہ آیا
وہی مرغے کی ایک ٹانگ گاتے رہے چنانچہ بعض بلاد میں وہ فتنہ پھر تازہ ہوا
آخر بعض مخلصین کی درخواست پر مؤلف نے اس بلند نظری وعالی حوصلگی سے کام
لیا کہ اُس عبارت میں جو الفاظ دھوکہ دینے کی بنا تھے باوجود اس کے کہ دلائل
سے اُن کا دھوکہ کی بنا ہو سکنا باطل ہو چکا تھا مگر پھر بھی ترحماً علی الجاہلین اُن الفاظ
ہی کو بدل دیا اس کا نام تغییر العنوان ہے اب ذرا اس عبارت کے کفریات گنیے

حفظ الایمان میں تھانوی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کو پاگلوں
جانوروں کے مانند ٹھہرایا اُسے صاف عبارت کہنا یہ کفر عناد اور بارھواں
کفر ہوا پھر کہا جس میں ذرہ برابر غبار نہیں یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ
وسلم کو ایسی گالی دینے میں ذرہ برابر حرج نہیں یہ تیرھواں کفر ہوا پھر کہا خواہ
مخواہ سوچ سوچ کر ایک ایسا ہی شبہ پیدا کر کے یعنی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ
وسلم کی ایسی بے ادبی کرنے میں کوئی کفر نہیں علمائے اسلام نے زبردستی ان کے سر کفر
تھوپ دیا ہے یہ کفر پر اصرار اور چودھواں کفر ہوا پھر کہا سادہ لوح مسلمانوں کو
دھوکے میں ڈال دیا یہ کفر پر استکبار اور پندرھواں کفر ہوا البسط البنان کو کہا
نہایت کافی شافی جواب دیکر ظاہری تلبیس کو بھی اٹھا دیا ہر مسلمان دیکھ رہا ہے
کہ حفظ الایمان میں آپ نے ضرور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی توہین
وتنقیص کی اور اُس کے بنانے کے لیے بسط البنان میں طرح طرح کی حیلوں حوالوں
سے کام لیا کہ کسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی شانِ رفیع
میں گستاخی کرنا جائز ہو جائے پھر اُسے نہایت کافی شافی جواب کہنا سولھواں اور
سترھواں کفر ہوا پھر مطالبۂ تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو
ظاہری تلبیس بتانا اٹھارواں کفر ہوا پھر جن علمائے عرب وعجم مفتیانِ حل وحرم
نے تھانوی پر حکم شرعی لگایا توہین مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو کفر وارتداد
بتایا انھیں اہل عناد کہنا انیسواں کفر ہوا پھر مطالبۂ تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم
کو مرغے کی ایک ٹانگ کہنا بیسواں کفر ہوا پھر اُسے فتنہ کہنا یہ اکیسواں کفر ہوا پھر تھانوی
نے جو عظمت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا مطلق لحاظ نہ کیا اور اپنی جھوٹی
عزت کا لحاظ کر کے عبارت میں ترمیم کر دی اس حرکت کفریہ کو بلند نظری اور عالی
حوصلگی کہنا بائیسواں اور تیئیسواں کفر ہوا پھر کہا بعض الفاظ دھوکہ دینے

کی بنا تھے اس کا بھی وہی مطلب کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ایسی ناپاک
عبارت بولنا کفر نہ تھا علمائے اہلسنت نے دھوکہ دینے کیلیے کافر مرتد کہدیا یہ وہی کفر
پر ضد اور چھبیسواں کفر ہوا پھر کہا دلائل سے اُن کا دھوکہ کی بنا ہو سکنا باطل ہوچکا
یہ بھی وہی کفر پر اڑنا اور پچیسواں کفر ہوا پھر کہا ترحماً علی الجاہلین ان الفاظ ہی کو بدل دیا جس کا
صاف صریح یہی مطلب ہے کہ اُن الفاظ میں کوئی کفر نہ تھا مگر جاہلوں کو دھوکہ ہوتا تھا
اور اندیشہ تھا کہ ہمارے گھر سے نکل جائیں اس لیے جاہلوں پر ترس کھا کر اُن
الفاظ کو بدل دیا یہ بھی وہی کفر پر عناد اور چھبیسواں کفر ہوا۔ افسوس
تھانوی جی نے جہال عوام کو بہکانے کے لیے سالوں کرم کر لیے مگر وہ کفر نہ
اُٹھنا تھا نہ اُٹھا ہاں انصاف طلب ہے پیارے مسلمانو اللہ و رسول
جل جلالہٗ و صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سچی عزت و عظمت پر قربانو لِلّٰہ انصاف
ایک دیوبندی مہادیو کی بندگی کرے ایک رسالہ خبط الشیطان کے نام سے
لکھے اور اُس میں مہادیو وغیرہ کفار و مشرکین کے معبودانِ باطل کی بندگی و
عبادت کا حکم لکھے علمائے اسلام سے استفتا ہو دنیا کے تمام علمائے اہلسنت اُس پر
بالاتفاق کفر و ارتداد کا فتویٰ دیں اس پر وہ مدتوں سکت پسکت سکوت کی
گردان بھانتا رہے علمائے اسلام اُسے اللہ و رسول جل و علیٰ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ
آلہ وسلم کی عزت و عظمت و خوف و خشیت یاد دلائیں مگر وہ دیوبندی کچھ دھیان
میں نہ لائے جب اُسے اپنی عزت جانے کا اندیشہ غالب ہو اور اذناب بھی
چیخ پکار کریں کہ اب آپ کے متبعین بہت پریشان ہیں آپ کی امامت و پیشوائی
میں فرق آنے کا اندیشہ ہے تو ایک کتاب تحصیل الخسران لکھے اور اُس
میں یوں کہے کہ مہادیو کی پوجا میں ذرہ بھر غبار نہیں مگر پھر بھی جاہلوں پر
ترس کھا کر جس عبارت میں مہادیو کی بندگی کا حکم لکھا ہے اُس میں

ترمیم کرتا ہوں دنیا بھر کے مسلمان بتائیں کیا اُس شخص کا یہ کہنا کافی ہوگا کیا یہ ناپاک
عبارت اُس پر سے فتوائے کفر اُٹھا دیگی کیا یہ توبہ اُس کی مان لی جائیگی فلا
حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ کیوں تھانوی جی اب تو آپ کو معلوم ہوا کہ
اس طرح آپکا عبارت میں ترمیم کرنا کیسا فریب ہے۔ ثانی وعشرین تھانوی جی
نے اگرچہ عبارت میں ترمیم کر دی مگر نفس عبارت میں اُن کا کفر اب تک موجود ہی
اور کیوں نہ ہو خود اپنی کتاب کا نام ہی تغییر العنوان رکھا ہے یعنی حرف
لفظ بدلے ہیں معنی نہیں بدلے تھانوی خانگی سوال میں ہے معنون محفوظ رہے
اور عنوان بدل جاوے اذناب کی تمہید میں ہے اُن الفاظ ہی کو بدل دیا
آخر یہی ہوا تھانوی جی نے جو عبارت ترمیم شدہ نئی حفظ الایمان میں شائع
کروائی وہ یوں ہے آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید
صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے
یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی کیا تخصیص ہے مطلق بعض علوم غیبیہ تو غیر انبیا علیہم السلام کو
کو بھی حاصل ہیں تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید
اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہوں گا تو پھر علم غیب
کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی
بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا
جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم غیب
مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل
عقلی و نقلی سے ثابت ہے ہاں تھانوی جی سنیے کسی نادان بچے کو اگرچہ
کافر کا ہو ایک دو مسئلے فقہ کے مثلاً کیفیۃ الوضو یا کیفیۃ الصلاۃ کے بتا دیئے

جائیں اور ایک عالم متبحر ہے جس کا علم فقہ ایک بحر ناپیدا کنار ہے مگر پھر بھی مجتہد المذہب نہیں تو کیا وہاں یوں کہنے کی گنجائش ہو سکتی ہے کہ علم فقہ کو اُس عالم کی کمالات سے کیوں شمار کیا جاتا ہے جس بات میں عاقل بالغ مومن کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات علمیہ سے کب ہو سکتا ہے بالبداہۃ ظاہر کہ ہرگز ایسا نہیں کہہ سکتے اور جو کہے پاگل کہلائے اور پاگل خانہ بھیجدیا جائے کہ بریلی میں پاگلوں کا علاج ہوتا ہے وہاں جا کر فصد کھلوائے اپنی تو کھلاہٹ اور پاگل پن کا علاج کروائے ہاں البتہ جہاں دو عالم ایک پایہ کے یکساں علم رکھنے والے ہوں اور انھیں کسی ایک کو بے مثل کہا جائے تو وہاں کہہ سکتے ہیں کہ میاں عالم ہونے میں خاص ان کا کیا کمال ہے دیکھو دوسرا بھی اُسکے برابر عالم ہے سر ادنیٰ عقل والا جانتا ہے کہ یوں کہنا کہ اس میں فلاں کا کیا کمال ہے اِس میں اُس کی کیا خصوصیت ہی اُسی وقت صحیح ہو سکتا ہے کہ کم از کم دو برابر کا کمال رکھنے والے ہوں یا باہم تفاوت ہو بھی تو بہت قلیل اب تھانوی کی عبارت ملاحظہ ہو۔ علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے کیسا صاف صریح کہدیا کہ علم غیب میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا کیا کمال ہے ایسا علم غیب تو مسلمانوں بلکہ انسانوں سے بھی خاص نہیں یہ تو کافروں بلکہ جانوروں کے لیے بھی حاصل ہیں پھر اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات اقدس پر تو علم غیب کا حکم کیا جائے اور کافروں جانوروں کے لیے علم غیب کا انکار کیا جائے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے یعنی نبی اور کفار بلکہ نبی اور جانوروں میں دربارہ علم غیب کیا فرق ہے یہ وہی کفر ملعون ہے جس پر علمائے اسلام نے فتوائے کفر دیا آپ نے حیلے حوالے بھی کیے مکاریوں عیاریوں

سے بھی کام لیا مگر وہ کفر نہ ہٹا یعنی کھٹایا بھی اور کاٹا بھی نہ کٹا یہ ستائیسواں اٹھائیسواں کفر ہوا دس کفر آپ کے وقعات السنان نے آپ کو دکھائے تھے اور اٹھائیس یہ کل آپ کے اڑتیس کفر ہوئے۔ تھانوی جی آپ نے دیکھا کفر کی مدد کرنے والا اور بڑھ کر کفر در کفر کفر بر کفر میں پڑتا ہے تھانوی جی اب آپ بڈھے ہو چکے جو دم چل رہا ہے اُسے غنیمت سمجھیے۔ بسط البنان میں اپنے کفر کو مان چکے اپنے آپ کو کافر مان چکے اور یہ بھی دیکھ لیا کہ اندھیریاں ڈالنے چک پھیریاں لینے عبارت بدل کر دھوکے دینے سے کام نہیں چلتا ہاں ہاں اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کی سچی عزت سچی عظمت کا لحاظ کر کے جلد از جلد توبہ کیجیے کلمۂ اسلام پڑھ کر از سر نو مسلمان ہو جائیے جس طرح حفظ الایمان بسط البنان تغییر العنوان کی اشاعت ہوئی ہے اسی طرح مسلمان ہو جانے توبہ کر لینے کا اعلان فرمائیے لِلّٰہ خدا کو مان کر انصافاً قبول فرما لیجیے کہ واقعی حفظ الایمان میں آپ نے کفر لکھا اور اب مسلمان ہوتے ہیں میں سچ عرض کرتا ہوں کہ اس سے آپ کی عزت کچھ گھٹ نہ جائیگی بلکہ ہر عاقل کی نزدیک بڑھ جائے گی تھانوی جی! دیکھیے کفر سے توبہ کرنا مسلمان ہو جانا عیب نہیں ہاں کفر پر اڑا رہنا عیب ہے توبہ سے اللہ عزوجل اپنے صدیقوں کی مدح فرماتا ہے وبالاسحار ھم یستغفرون ۝ تھانوی جی یہ خیال نہ کیجیے کہ اذناب و اتراب میں ہیٹی ہو گی کہ حکیم الامۃ ہو کر توبہ کی از سر نو مسلمان ہوئے اب تک کافر تھے اب اسلام لائے کہ اوّل تو جو اہلِ انصاف ہونگے وہ اُس وقت اور زائد آپ کی انصاف پسندی و حق بینی کے معتقد ہو جائیں گے دوسرے یہ کہ جناب تھانوی صاحب یہ اذناب و اتراب سب دنیا کی زندگی ہی تک ہیں۔ آخر ایک روز مرنا اور اللہ و رسول جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالےٰ علیہ و علیٰ آلہٖ وسلم کو منھ دکھانا

ہے وہاں یہ اذناب واتراب کچھ کام نہ آئیں گے بلکہ اگر آپ نے توبہ نہ کی تو آپ کے اذناب واتراب اپنے کفر کی سزا پائیں گے اور اُتنا ہی عذاب آپ پر بڑھائیں گے ہاں تھانوی صاحب روزِ محشر کا تصور کر کے قہرِ الٰہی کا دھیان کرتے ہوئے اللہ و رسول جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت وعظمت کا لحاظ کر کے جلد از جلد اپنے کفروں سے توبہ کر لیجیے اور یہ خیال فرمائیے کہ ؎

عمر تو ساری کٹی عشقِ بتاں میں مؤمن ؛ آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہونگے

نہیں نہیں تھانوی صاحب! اللہ عزوجل رحمٰن و رحیم ہے اور اُس کا پیارا مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم رحمۃ للعالمین ہے آپ سچے دل سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اُس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا واسطہ دیکر خلوص قلب سے توبہ فرمائیے وہ تواب و غفور ہے انشاء اللہ تعالیٰ ثم شاء رسولہٗ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ضرور توبہ مقبول ہوگی فرمایا ؏

باز آ باز آ از آنچہ ہستی باز آ ؛ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست ؛ صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

ادب کے ساتھ عرض کر دینا ہمارا کام ماننا نہ ماننا آپ کا کام ؎

مانو نہ مانو اس کا تمھیں اختیار ہے ؛ آگے تمھارے اچھا بُرا ہم نے کر دیا

وباللہ التوفیق وعلیہ التعویل وھو الوکیل

ان تمام امور کے سُننے کے بعد سوال کا جواب واضح ہو گیا کہ اس ترمیم سے تھانوی کا کفر ہرگز نہ اُٹھا بلکہ اسی ترمیم میں اٹھائیس اور جدید کفر بک دیے لہٰذا اس ترمیم کے بعد تھانوی کو اور اُن کے اس کفرِ ملعون پر مطلع ہونے کے بعد اُنھیں مسلمان جانے اُس کو کافر مرتد جاننا فرض اور اُنھیں مسلمان سمجھنا حرام

بلکہ کفر ہے تھانوی پر فرض ہے کہ جلد اُس کفر ملعون اور اُسکے سوا دوسرے
کفریات سے صاف سچی توبہ کرکے مسلمان بنیں نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر اسلام
لائیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو اُن کے اذناب و متبعین پر فرض ہے کہ اونھیں
کافر مرتد سمجھیں اُن کا پیچھا چھوڑیں توبہ کریں مسلمان بنیں اور اگر وہ بھی نہ مانیں تو
مسلمانوں پر تھانوی اور اُن کے متبعین کے ساتھ مسلمانوں کے سے تعلقات
رکھنا حرام اور اُن سے سلام حرام ان سے دوستی ملاقات حرام اُن
کے پیچھے نماز حرام اُن کے جنازہ پر نماز حرام اُن کی عیادت
حرام اُن سے میل جول بیاہ شادی حرام وہ مرجائیں تو انھیں
مسلمانوں کی طرح غسل و کفن دینا حرام انھیں
مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام غرض
اُن پر مرتدین کے تمام احکام ہیں۔

حسام الحرمین شریف میں فرمایا احکامھم احکام المرتدین
والعیاذ باللہ رب العالمین۔ والصلاۃ والسلام علی خیر خلقہ
سیدنا
محمد
وآلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین و اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین ۵

فقیر ابو الفتح عبید الرضا محمد حشمت علیخاں
قادری رضوی لکھنوی غفرلہ
ولوالدیہ ربہ العزیز القوی
۱۲ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۶ھ

بار دوم — تعداد ۲۵۰